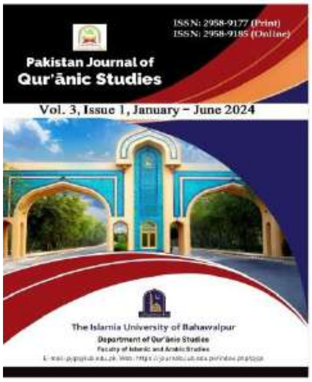

Pakistan Journal of Qur'ānic Studies

ISSN Print: 2958-9177, ISSN Online: 2958-9185
Vol. 3, Issue 1, January – June 2024, Page no. 17-32
HEC: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089226#journal_result
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/issue/view/169
Link:https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/2528
DOI: https://doi.org/10.52461/pjqs.v3i1. 2528
Publisher: Department of Qur'ānic Studies, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title Selected Orientalists For 21st Century: Moderates & Who Accepted Islam, A Research Overview

Author (s): **Muhammad Tahir Akbar**
Representative: Daily Baithak Multan

Received on: 02 February , 2024
Accepted on: 15 June, 2024
Published on: 30 June, 2024

Citation: Muhammad Tahir Akbar. 2024. “ A Research Overview”. *Pakistan Journal of Qur'ānic Studies* 3 (1):17-32. https://doi.org/10.52461/pjqs.v3i1.2528.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

All Rights Reserved © 2024 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

اکیسویں صدی کے منتخب: معتدل اور اسلام قبول کر لینے والے مستشرقین، ایک تحقیقی جائزہ

Selected Orientalists For 21st Century: Moderates & Who Accepted Islam, A Research Overview.

Muhammad Tahir Akbar
Representative: Daily Baithak Multan
E-mail:786tiens@gmail.com

Abstract

Generally, people from non-Muslim countries who claim expertise in the Middle East, Islam and Oriental studies are called Orientalists. There are basically two types of them: One is those who have a very hateful attitude towards the religion of Islam and through their writings and speeches criticize the religion of Islam, Quran, Hadith, Fiqh, Seerat Tayyaba ﷺ and Islamic history.

Most of the Orientalists have a long list of hateful attitude towards Islam and their aim is just to criticize for the sake of criticism and to discourage the people of non-Muslim countries from accepting Islam. Compared to the biased Orientalists, there are some Orientalists who follow the path of moderation and do not criticize unjustly. They make some mistakes in their writing and speech, but generally their attitude is moderate.

Some of the orientalists who hate the religion of Islam or the moderate orientalists are inspired by Islamic teachings and accept Islam. In this research article, a brief introduction of some selected, moderate & those Orientalists who accepted Islam in 21st century has been presented. Also, the increasing rate of acceptance of Islam in the Western world due to the research works of Muslim scholars and translations of the Holy Quran, Hadith of the Prophet ﷺ, Fiqh and History of Islam in Western languages at the beginning of the 21st century has also been examined.

Keywords: Orientalists, Middle East, Islam, Hateful attitude, Moderate, Quran, Hadith, Fiqh, Islamic history, 21st century.

Article Link:https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/2528

1۔ موضوع کا تعارف:

عام طور پر غیر مسلم ممالک کے ایسے افراد جو مڈل ایسٹ، اسلام اور مشرقی علوم سے واقفیت کا دعویٰ رکھتے ہوں مستشرق کہلاتے ہیں۔ بنیادی طور پر ان کی دو اقسام ہیں: ایک وہ جو مذہب اسلام سے انتہائی متعصابہ رویہ رکھتے ہیں اور اپنی تحریر و تقاریر کے ذریعے مذہب اسلام، قرآن، حدیث، فقہ، سیرت طیبہ ﷺ اور تاریخ اسلام کے علوم کو تنقید و تنقیص کا نشانہ بناتے ہیں۔ زیادہ تر مستشرقین متعصب ہیں جن کی فہرست نہایت طویل ہے اور ان کا مقصد محض تنقید برائے تنقید اور غیر مسلم ممالک کی عوام الناس کو مذہب اسلام قبول کرنے سے باز رکھنا ہوتا ہے۔

ان میں بہت سے متعصب مستشرقین ایسے بھی ہیں جو عربی زبان سے نابلد اور بنیادی کتب کو پڑھنے سے قاصر ہونے کے سبب کسی ایک مستشرق کی غلطی کو مسلسل دہراتے چلے جاتے ہیں۔ ان میں کچھ کی حیثیت پیشہ ور کی ہوتی ہے۔ پیشہ ور مستشرقین کو جامعات، تحقیقی اداروں، مجلات، اخبارات، ٹیلی ویژن وغیرہ میں بھرتی کیا جاتا ہے اور ان کا کام اکثر سیاسی و مذہبی تعصب پر مبنی ہوتا ہے۔ متعصب مستشرقین کے مقابلہ میں کچھ مستشرقین ایسے بھی ہوتے ہیں جو اعتدال کی راہ اپناتے ہیں اور بلاجواز تنقید و تنقیص سے باز رہتے ہیں۔

عام طور پر چونکہ معتدل مزاج مستشرقین کو بھی قرآن، حدیث اور سیرت طیبہ ﷺ کے علوم سے کماحقہ واقفیت نہیں ہوتی، اس لیے وہ اپنی تحریر و تقریر میں کچھ غلطیاں بھی سرزد کرتے ہیں لیکن بالعموم ان کا رویہ معتدلانہ ہوتا ہے۔ کچھ متعصب یا معتدل مزاج مستشرقین میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر باضابطہ اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ زیر نظر تحقیقی مضمون میں اکیسویں صدی کے چند منتخب، معتدل اور اسلام قبول کر لینے والے مستشرقین کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔ نیز اکیسویں صدی میں غیر مسلم ممالک میں تبلیغی کاوشوں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

2.1۔ اکیسویں صدی کے معتدل مستشرقین:

عہد رسالت مآب سے ہی ایسے غیر مسلمین موجود رہے ہیں جو اگرچہ اپنے مذہب پر قائم رہے لیکن اسلام کے خلاف ان کا رویہ متعصبانہ نہیں رہا بلکہ وہ اعتدال کی راہ اپنائے رہے۔ اسلامی حکومتوں کی جانب سے غیر مسلمین کو ہر طرح کی آزادی حاصل رہی۔ صلیبی جنگوں کے بعد بہت سے عیسائیوں اور عیسائی حکومتوں نے بھی یہودیوں کی طرح سے مذہب اسلام کے خلاف متعصانہ رویہ اپنایا۔ سترہویں صدی عیسوی میں تو باضابطہ طور پر تحریک استشراق نے زور پکڑا اور مذہب اسلام اور رسالت مآب ﷺ پر طنز و تشنیع کے تیر برسائے گئے۔

اس سلسلہ میں قرآن، احادیث، فقہ، سیرت اور تاریخ اسلام کو بالخصوص نشانہ بنایا گیا لیکن مغرب کے اس عمومی رویہ کے خلاف بہت سے مستشرقین نے اعتدال کی بھی راہ اپنائی اور بہت سے مستشرقین تو ایسے تھے جنہوں نے مذہب اسلام کے حق میں دلائل تحریر کیے اور تحریک استشراق کے رویہ کو غلط قرار دیا۔

مولانا شبلیؒ اور اقبالؒ کے استاد سر تھامس واکر آرنلڈ [1] ، فلپ کے ہٹی [2] اور ان کے شاگرد ڈاکٹر ولفریڈ کانٹ ویل سمتھ [3] اور اس طرح کے بہت سے مستشرقین نے ماضی میں راہ اعتدال اختیار کی۔ زیر نظر مضمون میں اکیسویں صدی یعنی عصر حاضر کے چند معتدل مزاج اور اسلام قبول کر لینے والے مستشرقین کا تعارف پیش کیا گیا۔

2.2۔ ایڈورڈ سعید (Edward Said) م 2003ء۔

ایڈورڈ سعید امریکن عیسائی تھے لیکن ان کی والدہ فلسطین کی عیسائی کمیونٹی سے تعلق رکھتی تھیں۔ ایڈورڈ سعید 1935ء میں پیدا ہوئے۔ ہارورڈ یونیورسٹی سے گریجویشن کی۔ ایک معروف معتدل مستشرق کے طور پر مانے جاتے ہیں، جنہوں نے مغرب و مشرق کی خلیج کو کم کرنے کی کوشش کی۔ خاص طور پر اسرائیلی مسلم کش پالیسیوں سے متعلق لکھا اور ساری زندگی فلسطینیوں کے حقوق کے لئے علمی جدوجہد جاری رکھی۔ وہ فلسطینی نیشنل کانفرنس کے بھی غیر وابستہ رکن رہے تاہم بعد میں وہ اس سے کنارہ کش ہوگئے۔ اسرائیل کی حکومت اور یاسر عرفات کے مابین معاہدہ اوسلو پر انہوں نے شدید تنقید کی اور کہا کہ اس میں فلسطینیوں کو انتہائی کم علاقہ اور نہایت کم اختیار ملیں گے۔

چالیس (40) کے قریب کتب کے مصنف ہیں۔ جن میں مستشرقین پر تحریر کردہ کتاب "Orientalism" مسلمانوں میں خاصی مقبول ہوئی۔ اس کتاب میں انہوں نے متعصب مستشرقین کے رویے پر شدید تنقید کی ہے۔ دیگر چند اہم کتب درج ذیل ہیں۔

"*Covering Islam*"، "*The Question of Palestine*" [4], "*The World, the Text, and the Critic*",*"Nationalism, Colonialism, and Literature"*,*"Representations of the Intellectual"*, "Culture & Imperialism", "*Humanism and Democratic Criticism*".

2.3۔ پروفیسر میکسم روڈنسن (Maxime Rodinson) م 2004ء۔

---

1. Sir Thomas Walker Arnold was a friend of sir syed Ahmad khan & Molana Shibli, who influenced them to write the book on preaching of Islam. He taught Syed Sulaiman Nadvi & Allama Muhammad Iqbal. He was the editor of *"The Encyclopedia of Islam."* He died in 1930.
2. Philip Khuri Hitti, was an American professor & Scholar at Princeton & Harvard University, and authority on Arab and Middle Eastern history & Islam. He died in 1978.
3. Dr. Wilfred cantwell Smith was Canadian scholar. He was the founder of the institute of Islamic Studies at McGill University in Quebed & laer the Harvard University's center or study of world religions. His famous books are: *"Islam in Modern History"*, *"The Understanding of Islam"* ,"Pakistan as an Islamic State". He died in 2000 A.D.
4. *Orientalism*, Edward W.said, Vintage Books New York, 1979.

میکسم روڈنسن فرانس سے تعلق رکھنے والے مورخ اور مستشرق تھے۔1915ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سابق سوویت یونین میں کپڑے کے سوداگر تھے۔ انہوں نے عربی اور اسلامیات کی تعلیم حاصل کی اور یونیورسٹی آف ایتھوپیا میں پروفیسر منتخب ہوئے۔1937ء کیمونسٹ پارٹی جوائن کی لیکن قرآن اور اسلامی تعلیمات کے گہرے مطالعے کی وجہ سے کیمونزم افکار کو غلط سمجھتے ہوئے 1958ء میں کیمونسٹ پارٹی چھوڑدی۔ فرانس میں ان کی وجہ شہرت اسرائیلی حکومت کے خلاف سخت تنقید بنی۔ ان کی کتاب "محمد" پر پاکستان میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سمیت پی ایچ ڈی کے کچھ مقالہ جات بھی تحریر کئے جاچکے ہیں۔ ان کی معروف کتب درج ذیل ہیں۔

"Islam & Capitalism", "Muhamamd", "Islam & Capitalism", "The Arabs", Marxism & Muslim World" [5]

2.4۔پروفیسر ولیم منٹگمری واٹ (W.Montgomery Watt) م2006۔

ولیم منٹگمری واٹ عصر حاضر کے سکاٹ لینڈ سے تعلق رکھنے والے معروف مورخ، پادری، پروفیسر اور مستشرق تھے۔ انہیں آخری مستشرق کا بھی نام دیا گیا۔ مارچ 1909ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد چرچ آف سکاٹ لینڈ کے ممبر تھے۔ ابھی واٹ صرف چودہ ماہ کے تھے کہ ان کے والد وفات پاگئے۔ 1964ء تا 1979ء ایڈنبرگ یونیورسٹی میں عربی زبان اور اسلامیات کے پروفیسر رہے۔ انہوں نے سیرت طیبہ ﷺ، اسلامی عقائد و اعمال، امام الغزالی، اسلامی فلسفہ، اسلامی معاشرہ اور اسلامی قرآنی و فقہی تعلیمات پر 19 کتب لکھیں۔ امام غزالیؒ سے بہت متاثر ہیں۔ اپنی کتاب "The Muslim Intellectual" میں امام غزالی کو مسلم دنیا کا سب سے بڑا مفکر لکھتے ہیں۔[6] عام طور پر منٹگمری واٹ کو معتدل مستشرق کے طور پر مانا جاتا ہے۔ سیرت طیبہ پر ان کی دو کتب "Muhammad at Makkah" اور "Muhammad at Madina" خاصی مقبول ہیں۔ دیگر اہم کتب درج ذیل ہیں۔

"Islamic Political Thought", "What Is Islam?", "Muslim-Christian Encounters", "Early Islam", "Islamic Philosophy And Theology", "History of Islamic Spain", "Islamic Political Thought", "Islam and the Integration of Society", "Islam: A Short History", "A Christian Faith For Today".

2.5۔پروفیسر ڈاکٹر پیٹریسیا کرون(Patricia Crone)م2015ء۔

5. www.Muslimheritage .com, 04-10-2022.

6. *The Muslim Intellectual*, W.montgomery watt, Edinburge University USA, 1971, p.4 (Preface).

1945ء میں ڈنمارک میں پیدا ہوئیں اور وہیں سے اپنی تعلیم مکمل کی۔ روانی سے فرنچ زبان سیکھنے کے لئے پیرس اور روانی سے انگلش بولنے کی پریکٹس کے لئے لندن گئیں۔ 1974ء سے یونیورسٹی آف لندن سے پی ایچ ڈی کی ڈگری مکمل کی۔ پی ایچ ڈی میں ان کا موضوع "The Mawali in the Imayyad Period" تھا۔

1977ء میں جیسس کالج آکسفورڈ میں لیکچرر مقرر ہوئیں اور بعد ازاں کنگ کالج لندن میں بطور پروفیسر "اسلامک ہسٹری" بھی خدمات سرانجام دیں۔ اسلامی فقہ اور حدیث پر بھی دسترس رکھتی تھیں۔ ان کی معروف کتب درج ذیل ہیں۔

"The Making of the Islamic World", "Meccan Trade & the Rise of Islam", Roman, Provincial & Islamic Law", "From Arabian Trabes to Islam."

2.6۔ پروفیسر ڈاکٹر برنارڈ لیوس (Bernard Lewis) 2018ء۔

برنارڈ لیوس 31 مئی 1916ء کو لندن میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق ایک مڈل کلاس یہودی خاندان سے تھا جو لندن میں رہائش پذیر تھا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران انہوں نے برطانوی فوج میں بطور سپاہی خدمات سرانجام دیں۔ بعد ازاں پی ایچ ڈی کی ڈگری یونیورسٹی آف پیرس سے حاصل کی اور بطور اسسٹنٹ پروفیسر یونیورسٹی آف لندن میں ڈیپارٹمنٹ آف مڈل اینڈ ایسٹرن ہسٹری میں تعینات ہوئے۔ وہ ایک برطانوی و امریکی تاریخ دان تھے۔ جن کا اختصاص استشراقی علوم تھے۔ 1982ء میں وہ امریکی شہری کی حیثیت سے امریکہ میں مقیم ہوئے۔ ان کا انتقال 19 مئی 2018ء کو 101 سال کی عمر میں ہوا۔

اپنی کتاب "The Muslim Discovery of Europe" جس کا اردو ترجمہ سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ پچھلے چند برسوں میں یورپ کی طرف سے اسلام کی دریافت پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ تاہم ان میں سے اکثر کتابوں میں مسلمان مجہول اور خاموشی سے سر تسلیم خم کرنے والے لوگ نظر آتے ہیں۔ حالانکہ یورپ اور مسلمانوں کے درمیان جو رشتہ رہا ہے، خواہ وہ جنگ میں رہا ہو یا امن میں، ہمیشہ مکالمے کا رشتہ رہا ہے، یک طرفہ کلام کا نہیں رہا۔ دریافت کا عمل دو طرفہ ہی رہا۔ مغرب کے بارے میں مسلمانوں کا تصور بھی اتنا ہی توجہ طلب ہے جتنا اسلام کے متعلق یورپ کا تصور، مگر مسلمانوں کے تصور کو بہت کم اہمیت دی گئی ہے۔

میں نے اپنا پہلا مقالہ 1955ء میں انٹرنیشنل کانگریس آف ہسٹاریکل سائنسز کے اس اجلاس میں پیش کیا تھا جو روم میں منعقد ہوا تھا۔ اس کے بعد دوسرے مقالے لکھے جن میں دریافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ پھر شمالی افریقہ، مشرق وسطیٰ وغیرہ کی یونیورسٹیوں اور علمی اداروں میں اس موضوع پر لیکچر دیئے۔ ان میں امریکہ کی کئی یونیورسٹیاں بھی شامل ہیں۔ بی بی سی کے تھرڈ پروگرام میں اس موضوع کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا۔ 1957ء میں کالج دی فرانس میں پانچ لیکچر

دیئے۔ ان تمام مقامات پر میرے میزبانوں اور سامعین نے جس توجہ سے میرے خیالات سنے اور بعض اوقات مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ میں اپنے خیالات کو مزید بہتر بنائوں، اس کے لئے ان کا بے حد شکر گزار ہوں۔[7]

2.7۔ڈاکٹر مائیکل ایچ ہارٹ (Michael H. Hart) پیدائش:1932ء، عمر90سال۔

ایک امریکی تاریخ دان اور ماہر فلکیات ہیں۔ مذہب کے لحاظ سے یہودی ہیں۔ پرنسٹن یونیورسٹی امریکہ سے فزکس کے شعبہ مین پی ایچ ڈی کی، ایک عرصہ ناسا میں ملازمت کی۔ مشرقی ممالک کی تاریخ اور علوم میں بھی مہارت کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ دنیا بھر میں اپنی پانچ اہم کتب کی بھرپور اشاعت کے حوالہ سے معروف ہیں جن میں ایک بیسٹ سیلر کتاب "The 100, A Ranking of The Most Influential Persons in History." "تاریخ کی سو انتہائی متاثر کن شخصیات" ہے۔

تاریخ کی سو انتہائی متاثر کن شخصیات میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر سب سے پہلے لکھنے پر یہ مسلمانوں میں ایک معتدل مزاج مستشرق کے طور پر مانے گئے لیکن اسی کتاب میں وہ قرآن کو رسول اللہ ﷺ کی تصنیف لکھتے ہیں کہ

> "He is the author of the moslem holy scriptures the Koran, a collection of Muhammad's statements that he believed had been divinely inspired.

آپ مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن کے مصنف ہیں جو محمد کے ان بیانات کا مجموعہ ہے جن کے بارے میں ان کا یقین تھا کہ وہ الوہی منبع رکھتے ہیں۔[8]

2.8۔ڈاکٹر ایڈم جان ہارٹ ڈیوس(Dr. Adam Hart Davis) پیدائش 1943ء، عمر81سال۔

یونیورسٹی آف برسٹل سے ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری حاصل کی۔ بنیادی طور پر ایک سائنٹسٹ ہیں اور تیس کتب کے مصف ہیں۔ جن میں عربوں اور مسلمانوں کی ایجادات اور اسلامی کلچر اور قرآنی تعلیمات پر نہایت عمدہ بحث موجود ہے۔ڈاکٹر ایڈم جان ہارٹ ڈیوس نے اپنی کتب اور تحقیقی کام کی بنیاد پر بی بی سی کے لئے دستاویزی فلمیں بھی بنائیں، جن میں 2005ء میں نشر ہونے والی "What The Ancients Did For Us, The Islamic World?" ان کی کتاب "What The Past Did For Us" جو2004 میں بی بی سی پبلی کیشنز سے شائع ہوئی سے اخذ کردہ ہے۔

اس دستاویزی فلم میں جدید معاشروں پر قدیم تہذیبوں کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں صابن سے لے کر تارپیڈو، عمل جراحی اور واٹر پمپ کی ایجادات تک مسلم سائنسدانوں کی کاوشوں پر نہایت عمدہ معلومات موجود ہیں۔ڈاکٹر ایڈم جان ہارٹ ایک سائنسدان اور براڈکاسٹر کے ساتھ ساتھ معتدل مزاج مستشرق بھی ہیں۔[9]

7۔ برنارڈلیوس، مترجم: مسعود اشعر، یورپ مسلمانوں کی نظر میں، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، 2001ء، ص12۔

8. *The 100, A Ranking of The Most Influwntial Persons in History,* Michael H Hart, Carol Publishing Group, New York, USA, p.09.

2.9۔ پروفیسر ڈاکٹر کارل ڈبلیو ارنسٹ (Carl W. Ernst) پیدائش: 1950، عمر 72 سال۔

لاس اینجلس، کیلی فورنیا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کیلی فورنیا سے ہی حاصل کی۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری ہارورڈ یونیورسٹی سے 1981ء میں حاصل کی۔ یونیورسٹی آف نارتھ کیلی فورنیا میں بطور پروفیسر آف اسلامک سٹڈیز خدمات سرانجام دیں۔ سنٹر فار اسلامک اینڈ مڈل ایسٹ سٹڈیز کے بانی رکن ہیں۔ اسلام اور مڈل ایسٹ کے علوم پر دسترس رکھتے ہیں۔ معروف کتب درج ذیل ہیں۔

"Rethinking Islam in the Contemporary World", "Mysticism & The Rhetoric of Sainthood in Persian Sufism Islamo phobia in America, The Anatomy of Intolerance", Words of Ecstasy in Sufism".

2.10۔ پروفیسر ڈاکٹر فرانسیس ڈی راچ (Francois De'roche) پیدائش 1952ء عمر 70 سال۔

فرانس میں پیدا ہوئے اور وہیں سے تعلیم حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد 1983ء میں فرنچ انسٹی ٹیوٹ آف اناطولین سٹڈیز استنبول میں بطور سائنٹفک ریزیڈینٹ تین سال کام کیا۔ اور بعد ازاں 1987ء میں استنبول کی یونیورسٹی سے ہی پی ایچ ڈی کی ڈگری مکمل کی۔ 1988ء میں فرانس واپس آئے اور 1990ء میں بطور ڈائریکٹر سٹڈیز ان ہسٹری منتخب ہوئے۔ الفرقان اسلامک ہیرٹیج کے بورڈ آف ایکسپرٹس لندن سمیت بہت سی سوسائٹیز کے ممبر ہیں۔ اسلام اور قرآن پر مندرجہ ذیل کتب معروف ہیں۔

"History of Quran, Text & Transmission", "The Abbasid Tradition: Quran of the 8th to 10th centuries", "Qurans of the Umaayyads: A first overview".

2.11۔ ڈاکٹر بیٹنی میری ہیوگرز (bettany hughes) پیدائش 1967ء، عمر 55 سال۔

لندن میں پیدا ہوئیں اور وہیں تعلیم حاصل کی۔ آکسفورڈ یونیورسٹی سے قدیم اور ماڈرن ہسٹری میں گریجویشن کی اور عملی زندگی میں قدم رکھا۔ یونیورسٹی آف یارک سے پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری بھی رکھتی ہیں۔ عرب اور مسلمانوں کے علوم پر دسترس رکھنے کی دعویدار بھی ہیں۔ ان کی چار مشہور کتب میں ایک "استنبول: تین شہروں کی ایک کہانی" یورپ میں مسلمانوں کے عروج کے زمانے پر مشتمل ہے۔ بی بی سی اور چینل فور سے 2002ء تا 2022ء ان کی بنائی ہوئی قدیم وجدید تاریخ پر پچاس سے زائد تحقیقاتی ڈاکومنٹریز نشر ہو چکی ہیں، جن میں دنیا میں مسلمانوں کے عروج کا زمانہ بھی دکھایا گیا ہے۔ 2004ء میں ان کی ایک دستاویزی فلم "When the Moors Ruled in Europe" چینل فور سے نشر ہوئی، جو یورپ میں مسلمانوں کے

[9]- www.Muslimheritage .com, 04-10-2022.

عروج کے زمانے پر فلمائی گئی اور اس زمانے کو یورپ کا سب سے بہترین زمانہ قرار دیا گیا۔ اس میں انہوں نے مسلمانوں کی کتاب "قرآن مجید" کی تعلیمات کو انسانیت کے لئے قابل قدر قرار دیا ہے۔ بعد ازاں اس دستاویز کو کتابی شکل بھی دی گئی۔ یوں یہ ایک معتدل مستشرق کے طور پر جانی جاتی ہیں۔[10]

2.12۔ کیرن آرم سٹرانگ (Karen Armstrong) پیدائش:1944، عمر78سال۔

لندن میں پیدا ہوئیں، انکی پیدائش کے بعد ان کے والدین برمنگھم چلے گئے۔ وہیں سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ صرف سترہ سال کی عمر میں ہولی چائلڈ جیسس کی ممبر بنیں۔ آکسفورڈ یونیورسٹی سے گریجویشن کے بعد پی ایچ ڈی کے لئے ایک شاعر الفریڈ ٹینی سن کی شاعری اور شخصیت پر مقالہ تحریر کیا۔ بیرونی ممتحن نے اس مقالہ کو نامنظور کر دیا۔ کیرن نے پی ایچ ڈی کا خیال چھوڑ کر اپنی گھریلو زندگی پر توجہ دی اور انگلش ٹیچنگ جاب کی جانب توجہ کی۔

1984ء میں برطانوی چینل فور میں ملازمت کی، انہوں نے بہت سی شارٹ ڈاکومنٹریز بنائیں اور اسی سلسلہ میں انہیں عرب ممالک کے دورے کرنے اور اسلامی تعلیمات جاننے کے مواقع بھی میسر آئے۔ انہوں نے عیسائیت، یہودیت، اسلام، ہندوازم اور بدھ ازم پانچوں مذاہب کا گہرا مطالعہ کیا۔ ان کی چند ڈاکومنٹریز جیسے "The Life of Muhammad", "Muhammad: Legacy of Prophet", "The Battle of God" مسلمانوں میں بھی مقبول ہوئیں۔

2007ء میں سنگاپور کی اسلامک ریلیجس کونسل نے انہیں لیکچرز دینے کے لیے دعوت دی، جہاں انہوں نے اسلامی فقہ اور کلچر پر لیکچرز دیئے۔ ان کی معروف کتب درج ذیل ہیں۔

"Holy War: The Crusades & Their Impact on Today's World", Muhammad: A Biography of Prophet", "A History of God", "Jerusalem: One City, Three Faiths", "Islam: A Short History", "Budha", Muhammad: A Prophet of our time".

3.1۔ متعصب یا معتدل مستشرق سے قبول اسلام:

بہت سے متعصب یا معتدل مستشرقین ایسے بھی ہیں جنہوں نے مذہب اسلام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ چونکہ مستشرقین، اسلامی تعلیمات، قرآن، حدیث، فقہ اور تاریخ اسلام سے واقف ہوتے ہیں، اس لیے دین حق کو قبول بھی کر لیتے ہیں۔ ذیل میں متعصب مستشرقین اور معتدل مستشرقین کی مثالیں موجود ہیں، جنہوں نے اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔

3.2۔ پروفیسر ڈاکٹر گیری ملر (Dr. Gary Miller) پیدائش:1944، عمر77سال۔

10- www.bettanyhughes.com,04-10-2022.

1944ء میں کینیڈا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد عیسائی مشنری جوائن کی اور تقابل ادیان کا علم حاصل کرتے رہے۔ بطور مستبشر (مشنری) کام کرتے ہوئے، اسلام اور قرآن کا علم حاصل کیا۔ اس سلسلہ میں جارج سیل سمیت قرآن کے تراجم کے علوم حاصل کیے۔ تقابل ادیان اور اسلام کے خلاف ان کے بتہ سے آرٹیکلز اور تحریریں شائع ہوئیں۔ اسلام کو متعصب مذہب قرار دینے اور عیسائیت کو فروغ دینے کے لئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کی۔ قرآنی علوم پر عبور حاصل ہو جانے کے زعم میں انہوں ے دنیا بھر میں قرآن میں بہت سی غلطیاں موجود ہونے کا چیلنج کیا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے آرتھر جیفری کے پروپیگنڈے کو بھی بنیاد بنایا اور مناظروں میں قرآن کی غلطیوں کو چیلنج کیا۔ اس ضمن میں ان کا مناظرہ معروف مذہبی سکالر احمد دیدات سے بھی ہوا۔ احمد دیدات سے ملاقات کے بعد انہیں احساس ہوا کہ یورپ سے حاصل کردہ ان کا علم قرآن درست نہیں۔ انہوں نے اسلامی ممالک کے مسلم سکالر کے قرآنی تراجم کا مطالعہ کیا اور قرآن کریم سے بے حد متاثر ہوئے اور 1978ء میں قبول اسلام کا اعلان کر دیا اور اپنا نام عبدالاحد عمر رکھا۔ نہ صرف اسلام قبول کیا بلکہ کینیڈا میں اپنے ٹی وی چینل اور ریڈیو جس سے پہلے بطور عیسائی مشنری تبلیغ کرتے تھے، قرآنی علوم پر مشتمل لیکچرز براڈکاسٹ کرنے لگے۔ انہوں نے قرآن کریم کے علوم پر ایک نادر کتاب "The Amazing Quran[11]" تحریر کی جو ابوالقاسم پبلشنگ ہاؤس نے آن لائن شائع کی۔

1990ء میں انہوں نے کوینز یونیورسٹی کینیڈا سے ریاضی میں ایم ایس سی کی ڈگری برونس ویک (Brunswick) سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ کینیڈا میں ان کے لئے حالات نہایت ناساز گار تھے اور اسلام دشمن عناصر ان کے درپے تھے۔ مغربی دنیا میں ان کا رہائش پذیر رہنا نہایت مشکل ہو گیا۔ لہٰذا سعودی عرب چلے گئے اور کنگ فہد یونیورسٹی سے ریاضی کی مزید تعلیم حاصل کی اور ازاں بعد بطور ریاضی کے پروفیسر: پٹرولیم انسٹی ٹیوٹ آف ابوظہبی جوائن کی۔ سوشل میڈیا سے یہ قرآن کے مختلف موضوعات پر لیکچرز بھی دیتے ہیں۔[12]

3.3۔ ایسٹس پروٹسٹنٹ (Estes Protestant) پیدائش: 1944، عمر 78 سال۔

امریکی ریاست کلیولینڈ میں 1944ء میں پیدا ہوئے، چار سال بعد ان کے والدین ٹیکساس چلے گئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد عیسائی مشنری میں شامل ہوئے۔ اسلام اور دیگر مذاہب کا علم حاصل کرتے رہے۔ بطور معتدل مستشرق ان کے کچھ آرٹیکل بھی شائع ہوئے۔ بعد ازاں انہوں نے عرب دنیا کا سفر کیا اور اسلام کا گہرا مطالعہ کیا۔ اسلام سے متاثر ہوئے اور 1991ء میں اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام شیخ محمد یوسف رکھا گیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام

---

11. The Amazing Quran, *Dr, Gary Miller, Dar ul Islam, Abul Qasim Publishing, 1992.*

12. *www.facebook.com/Gray RaymonMiller.*

"ورلڈ پیس کانفرنس فار ریلیجس لیڈرز" میں نہ صرف خصوصی خطاب کیا بلکہ انتظامی کمیٹی کے رکن بھی رہے۔ امریکی ٹی وی چینل "Free-To-Air" کے صدر بھی ہیں۔ ان کی آفیشل ویب سائٹ www.YusufEstes.com ہے۔

3.4۔ پروفیسر ڈاکٹر ٹموتھی ونٹر (Timothy Winter) پیدائش:1960، عمر62 سال۔

1960ء میں لندن میں پیدا ہوئے۔ کیمبرج یونیورسٹی سے تقابل ادیان میں گریجویشن کی اور کچھ عرصہ الازہر یونیورسٹی سے عربی اور اسلامیات کی تعلیم حاصل کی۔ یونیورسٹی آف لندن سے پی ایچ ڈی کی ڈگری مکمل کی۔ کچھ عرصہ بطور معتدل مستشرق آرٹیکل لکھتے رہے لیکن آخر کار اسلام قبول کیا، اسلامی نام شیخ عبدالحکیم مراد رکھا گیا۔ تاحال اسلامی موضوعات پر ان کی 10 سے زائد کتب اور چالیس سے زائد ریسرچ آرٹیکل شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی کتاب "Jesus & Muhammad" اور "Qur'anic Reasoning as an Academic Practice" دنیا بھر میں خاصی معروف ہوئیں۔ ان کے معروف ہونے کی وجہ سے ان کا نام معروف کتاب "The World's 500 Most Influential Muslims" میں شامل ہے[13]۔

3.5۔ پروفیسر ڈاکٹر جوئل ہاورڈ (Joel Hayward) پیدائش:1964، عمر58 سال۔

1964ء میں نیوزی لینڈ میں پیدا ہوئے اور نیوزی لینڈ سے ہی شعبہ تاریخ میں تعلیم حاصل کی۔ یونیورسٹی آف کینٹربری سے 1996ء میں پی ایچ ڈی مکمل کی۔ ان کے مقالہ کا موضوع "ایسٹرن جرمن ایئر آپریشن ورلڈ وار ٹو" تھا۔ ریسرچ کے سلسلہ میں انہیں چار سال عرب ممالک میں گزارنے کا موقع ملا، جہاں انہوں نے عربی، قرآن اور اسلامی تعلیم حاصل کی۔ 1996ء میں ہی انہوں نے بطور تاریخ کے لیکچرر، میسی یونیورسٹی جوائن کی اور ڈائریکٹر رائل فورس سینٹر فار ایئر پاور سٹڈیز بھی رہے۔ اس دوران انہوں نے نازی ازم کے خلاف اور اسلام وعیسائیت کے امن کے حوالہ سے بہت سے آرٹیکل بھی لکھے۔ اس سے یہ عالم اسلام میں معتدل مزاج مستشرق کے طور پر جانے گئے۔ نائن الیون کے بعد جب پوری دنیا میں قرآنی تصور جہاد کے خلاف ہرزہ سرائی ہورہی تھی، اس وقت پروفیسر ڈاکٹر جوئل ہارورڈ جیسے شخص کے لئے عیسائی ہوتے ہوئے، اسلام کے حق میں اعتدال کی راہ اپنانا مشکل ہو گیا۔ اس پس منظر میں انہوں نے 2005ء میں قبول اسلام کا اعلان کیا۔

2009ء لندن میں ہونے والی انٹرنیشنل کانفرنس جس میں اسی ہزار (80,000) افراد شریک تھے۔ اس میں بطور مہمان مقرر مدعو تھے۔ انہوں نے "War & Ethics: The Compatibility of Western & Islamic Thought" کے موضوع پر خصوصی خطاب کیا۔ امن عامہ، اسلام، قرآن، شاعری اور افسانوں پر عربی اور انگریزی میں ان کے پچاس سے زائد کتب اور بہت سے آرٹیکلز شائع ہو چکے ہیں۔

---

13. *Abdulla Schleifer, Prof & Others,* The Worlds 500 Most Influential Muslims", *Royal Islamic Center Jordan, 2020.*

3.6۔ڈاکٹر جورم وین کلیورین(Joram Van Klaveren) پیدائش:1979، عمر 43 سال۔

1979ء میں نیدر لینڈ میں پیدا ہوئے۔ تقابل ادیان اور خاص طور پر اسلام کے حوالہ سے علوم حاصل کیے۔ اسلامی تعلیمات کے خلاف متعصبانہ کتاب، آرٹیکلز لکھے اور مستشرق ہونے کا دعویٰ کر کے قرآن و اسلام کے خلاف خوب پروپیگنڈا کیا۔ گریٹ ولڈر کی تنظیم میں ہوتے ہوئے ان کا نعرہ تھا کہ "اسلام جھوٹ ہے اور قرآن زہر ہے" نیدر لینڈ کے معروف مستشرق اور گریٹ ولڈر کی اسلام دشمن سیاسی پارٹی سے نیدر لینڈ کے پارلیمنٹیرین بنے۔

ان کے مزید تعارف اور کام کا جائزہ لینے سے قبل گریٹ ولڈرز کا تعارف کچھ یوں ہے کہ گریٹ ولڈرز، نیدر لینڈ کے پارلیمنٹیرین، 6 ستمبر 1963ء کو نیدر لینڈ کے شہر وینلو میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ڈچ جبکہ والدہ انڈونیشیا سے تعلق رکھتی تھیں۔ مذہبا کیتھولک عیسائی ہیں۔ گریجویشن اوپن یونیورسٹی نیدر لینڈ سے کی۔ 1981ء سے 1983ء اسرائیل میں رہے، مشرقی علوم حاصل کیے اور قرآن پاک کا علم بھی اسرائیل سے حاصل کیا۔ جس کے بعد بہت سا وقت عرب ممالک اور ایران میں بھی گزارا۔ 1990ء تا 1997ء کنزرویٹو لبرل پارٹی کے سپیچ رائٹر کے طور پر فرائض سرانجام دیئے اور 1997ء بطور ممبر میونسپل کارپوریشن عملی سیاست کا آغاز کیا۔ اسلامی و قرآنی تعلیمات کے خلاف ایک کتاب "Islam's War Against the West & Me" لکھی۔

بطور سیاسی لیڈر اسلام کے خلاف مہم چلائی اور قرآن کا موازنہ ہٹلر کی مشہور زمانہ کتاب "Mein Kampf" سے کیا اور دنیا بھر میں قرآن اور مساجد و مدارس پر پابندی لگانے کے حوالہ سے انٹرنیشنل تحریک کی بنیاد رکھی۔ 2008ء میں اسرائیل میں ہونے والی انٹرنیشل "جہاد کانفرنس" میں بطور مقرر شریک ہوئے اور جہاد کو پوری دنیا کے امن کے لئے خطرہ قرار دیا۔ 2008ء میں اسرائیل ہی مختصر دورانیہ کی ان کی بنائی ہوئی دستاویزی فلم "فتنہ" نے پوری دنیا کو اپنی جانب متوجہ کر لیا، جس میں انہوں نے قرآنی فلسفہ جہاد کو پوری دنیا کے امن کے لیے خطرہ قرار دیا۔ یہ فلم دنیا کی پچاس سے زائد زبانوں میں ڈب ہو چکی ہے۔ اس فلم کی وجہ سے نیدر لینڈ کے پارلیمنٹیرین گریٹ ویلڈرز کو پوری دنیا میں شہرت ملی۔ 2010ء میں "International Freedom Alliance" بنائی، جس میں پوری دنیا سے ممبر شپ کی۔ اس تنظیم کا مقصد دنیا کو اسلامی اور قرآنی تعلیمات سے آزادی دلانا ہے۔[14]

ڈاکٹر جورم وین کلیورین: دنیا بھر میں قرآن کریم، مساجد، جہاد اور مدارس پر پابندی لگانے کے حوالے سے گریٹ ولڈرز کی تحریک کے سرگرم رکن رہے۔ 2018ء میں انہیں مسلم سکالرز کے تراجم قرآن پڑھنے کا موقع ملا۔ جس سے انہیں

---

[14]. www.britannica. Com/biography/Greet-Wilders, 04-10-22.

علم ہوا کہ یورپ اور امریکہ میں قرآن کے غلط تراجم گردش میں ہیں۔ قرآن کریم سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا اور گریٹ ولڈر کی پارٹی چھوڑ دی۔ بطور متعصب مستشرق اپنی ہی مسلم اور قرآن مخالف کتاب، آرٹیکلز اور پروپیگنڈے کا جواب دینے اور اپنی سابقہ کتاب اور نظریات کو غلط ثابت کرنے کے لئے ایک کتاب "Apostate from Christianity to Islam in Times of Secularization & Terror" لکھی اور اپنے سابقہ نظریات کو غلط ثابت کیا اور آج کل اسلام کے حق میں نشر واشاعت میں مصروف ہیں۔

4.1۔ خلاصہ بحث

عام طور پر غیر مسلم ممالک کے ایسے افراد جو مڈل ایسٹ، اسلام اور مشرقی علوم سے واقفیت کا دعویٰ رکھتے ہوں مستشرق کہلاتے ہیں۔ بنیادی طور پر ان کی دو اقسام ہیں: ایک وہ جو مذہب اسلام سے انتہائی متعصابہ رویہ رکھتے ہیں اور اپنی تحریر و تقاریر کے ذریعے مذہب اسلام، قرآن، حدیث، فقہ، سیرت طیبہ ﷺ اور تاریخ اسلام کے علوم کو تنقید و تنقیص کا نشانہ بناتے ہیں۔ متعصب مستشرقین کے مقابلہ میں کچھ مستشرقین ایسے بھی ہوتے ہیں جو اعتدال کی راہ اپناتے ہیں اور بلا جواز تنقید و تنقیص سے باز رہتے ہیں۔

کچھ متعصب یا معتدل مزاج مستشرقین میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر باضابطہ اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ زیر نظر تحقیقی مضمون میں اکیسویں صدی کے چند منتخب، معتدل اور اسلام قبول کر لینے والے مستشرقین کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔ نیز اکیسویں صدی میں غیر مسلم ممالک میں اسلام کی تبلیغی کاوشوں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

صلیبی جنگوں کے بعد بہت سے عیسائیوں اور عیسائی حکومتوں نے بھی یہودیوں کی طرح سے مذہب اسلام کے خلاف متعصانہ رویہ اپنایا۔ سترہویں صدی عیسوی میں تو باضابطہ طور پر تحریک استشراق نے زور پکڑا اور مذہب اسلام اور رسالت مآب ﷺ پر طنز و تشنیع کے تیر برسائے گئے۔ اس سلسلہ میں قرآن، احادیث، فقہ، سیرت اور تاریخ اسلام کو بالخصوص نشانہ بنایا گیا لیکن مغرب کے اس عمومی رویہ کے خلاف بہت سے مستشرقین نے اعتدال کی بھی راہ اپنائی اور بہت سے مستشرقین تو ایسے تھے جنہوں نے مذہب اسلام کے حق میں دلائل تحریر کیے اور تحریک استشراق کے رویہ کو غلط قرار دیا۔

اکیسویں صدی کے حوالہ سے دیکھا جائے تو ایڈورڈ سعید م 2003ء امریکن عیسائی تھے، انہوں نے مغرب و مشرق کی خلیج کو کم کرنے کی کوشش کی۔ خاص طور پر اسرائیلی مسلم کش پالیسیوں سے متعلق لکھا اور ساری زندگی فلسطینیوں کے حقوق کے لئے علمی جدوجہد جاری رکھی۔ چالیس (40) کے قریب کتب کے مصنف ہیں۔ جن میں مستشرقین پر تحریر کردہ کتاب "Orientalism" مسلمانوں میں خاصی مقبول ہوئی۔ اس کتاب میں انہوں نے متعصب مستشرقین کے رویے پر شدید تنقید کی ہے۔

پروفیسر میکسم روڈنسن فرانس م 2004ء، پروفیسر ولیم منٹگمری واٹ م 2006ء، پروفیسر ڈاکٹر پیٹریسیا کرون 2015ء، پروفیسر ڈاکٹر برنارڈ لیوس م 2018ء، ڈاکٹر مائیکل ایچ ہارٹ پیدائش: 1932ء، ڈاکٹر ایڈم جان ہارٹ ڈیوس پیدائش: 1943ء، پروفیسر ڈاکٹر کارل ڈبلیو ارنسٹ پیدائش: 1950ء، پروفیسر ڈاکٹر فرانسیس ڈی راچ، پیدائش: 1952ء ,ڈاکٹر بیٹی میری ہیو گرز پیدائش: 1967ء، کیرن آرم سٹرانگ پیدائش: 1944ء، اور دیگر بہت سے مستشرقین اکیسویں صدی کے معتدل مزاج مستشرقین میں شمار ہوتے ہیں، جنہوں نے قرآن، حدیث، سیرت اور تاریخ اسلام پر کتب لکھیں۔

بہت سے متعصب یا معتدل مستشرقین ایسے بھی ہیں جنہوں نے مذہب اسلام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ چونکہ مستشرقین، اسلامی تعلیمات، قرآن، حدیث، فقہ اور تاریخ اسلام سے واقف ہوتے ہیں، اس لیے دین حق کو قبول بھی کر لیتے ہیں۔ ذیل میں متعصب مستشرقین اور معتدل مستشرقین کی مثالیں موجود ہیں، جنہوں نے اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔

ایک نہایت متعصب مستشرق پروفیسر ڈاکٹر گیری ملر پیدائش: 1944ء جو قرآن کریم کی غلطیاں تلاش کر رہے تھے نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا اور اس وقت عرب ممالک میں رہائش پذیر ہیں۔ اسی طرح ایسٹس پروٹسٹنٹ پیدائش 1944ء، بھی نہایت متعصب مستشرق تھے جنہوں نے اسلام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا اور بطور ایک مسلمان زندگی گزار رہے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر ٹموتھی ونٹر پیدائش: 1960ء بھی ایک معتدل مزاج مستشرق تھے، جنہوں نے اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر جوئل ہاورڈ پیدائش 1964ء ایک معتدل مزاج مستشرق تھے، نائن الیون کے بعد مسلمانوں کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے کی وجہ سے عیسائیت و یہودیت سے متنفر ہوئے اور اب بطور ایک مسلم زندگی گزار رہے ہیں۔

نیدرلینڈ کے پارلیمنٹیرین، مسلمانوں کے خلاف شہرت یافتہ فلم "فتنہ" کے رائٹر و پروڈیوسر اور مسلمانوں، قرآن، سیرت، جہاد، مساجد و مدارس کے خلاف عالمی تنظیم "Inernational Freedom Alliance" کے بانی گریٹ ولڈرز کے پرانے ساتھی اور سرگرم رکن ڈاکٹر جورم وین کلیورین پیدائش: 1979 نہایت متعصب مستشرق تھے، انہوں نے اسلام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔

نائن الیون کے بعد جہاں مغربی دنیا میں مذہب اسلام کے خلاف تعصب بڑھا وہاں وجہ انگریزی، جرمن، اطالوی اور دیگر زبانوں میں تفاسیر قرآن، احادیث، سیرت، اسلامی قوانین اور تاریخ اسلام کی پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر اشاعت کے باعث اہل مغرب اسلام کی جانب متوجہ ہوئے۔ اگر اخلاص اور محنت سے مغرب میں اشاعت اسلام کا کام مزید

منظم انداز میں کیا جائے تو یقینا، مغرب میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ بڑھنے والی شرح کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

4.2۔ نتائج

زیر نظر مضمون میں اکیسویں صدی کے سولہ (16) مستشرقین کے کام کا خصوصی طور پر جائزہ لیا گیا ہے۔ اکیسویں صدی میں نائن الیون کے بعد جہاں مغرب میں مسلمانوں کے خلاف تعصب بڑھ گیا اور متعصبانہ مستشرقین نے مسلمانوں کے خلاف عالمی تحریکیں چلائیں، وہیں پر معتدل مزاج مستشرقین کی تعداد بھی بڑھ گئی۔ معتدل مزاج مستشرقین اور اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں اضافے کی ایک بڑی وجہ انگریزی، جرمن، اطالوی اور دیگر زبانوں میں تفاسیر قرآن، احادیث، سیرت، اسلامی قوانین اور تاریخ اسلام کی اشاعت بھی بنی۔ اس سے قبل اہل مغرب قرآن کے قدیم اطالوی اور بعد ازاں اٹھارویں صدی میں ہونے والے جارج سیل کے ترجمہ قرآن سے ہی واقف تھے جو اغلاط اور مسلم تعصب سے بھرے ہوئے تھے۔ جبکہ احادیث، فقہ اور تاریخ اسلام پر کوئی خاطر خواہ کام نہیں تھا اور نعوذ باللہ سیرت رسول ﷺ کا مسخ کردہ اور توہین آمیز چہرہ پیش کیا جارہا تھا۔

بیسویں صدی کے آخر اور اکیسویں صدی کے آغاز تک مسلم سکالرز کے تحقیقی کاموں اور مغربی زبانوں میں قرآن کریم، احادیث رسول ﷺ، فقہ اور تاریخ اسلام کے تراجم کی وجہ سے مغربی دنیا میں قبول اسلام کی شرح کافی زیادہ ہو گئی ہے۔ اگرچہ کہ تاحال مبلغین اسلام کو متعصب مستشرقین، مسلمانوں کے گمراہ فرقوں اور قادیانیوں کی وجہ سے کافی مشکلات کا سامنا ہے لیکن اس کے باوجود معتدل مزاج مستشرقین اور اسلام قبول کرنے والے افراد کی تعداد میں خاصا اضافہ ہو گیا ہے۔ اگر اخلاص اور محنت سے مغرب میں اشاعت اسلام کا کام مزید منظم انداز میں کیا جائے تو یقینا، مغرب میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ بڑھنے والی شرح کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

4.3۔ تجاویز و سفارشات

اکیسویں صدی میں مغربی دنیا میں اشاعت اسلام میں اضافہ ہوا ہے اور غیر مسلمین میں سے عام افراد کے علاوہ متعصب اور معتدل مستشرقین نے بھی اسلام قبول کیا ہے۔ مبلغین کو تعصبات و نفرتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے، اشاعت اسلام کے لئے قرآن کریم کے بتائے ہوئے اس طریق کو اپنانا ہو گا!

قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ-فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ[15]۔

[15] ۔ آل عمران 3:64۔

کہہ دو، اے اہلِ کتاب! ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں کوئی ایک اللہ کے سوا کسی دوسرے کو رب نہ بنائے پھر (بھی) اگر وہ منہ پھیریں تو اے مسلمانو! تم کہہ دو: "تم گواہ رہو کہ ہم سچے مسلمان ہیں"۔

پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک یا ڈیجیٹل میڈیا اور سوشل میڈیا کے اس دور میں مسلمان مبلغین کو یہ سہولت حاصل ہے کہ وہ دنیا میں کسی بھی جگہ رہائش پذیر ہوتے ہوئے، پوری دنیا میں اشاعت اسلام کے فرائض سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس حوالہ سے زیادہ سے زادہ کمیونیکیشن ہی تبلیغ اسلام کا بہترین ذریعہ ہے۔ کمیونیکیشن کا لفظ کمیون سے نکلا ہے جس کا مطلب مشترک خیالات کو پھیلانا اور قبول کرنا ہے۔ اس لیے زیادہ اہمیت مشترک خیالات کو دینا ہوگی اور مباحثوں و مناظروں سے حتی الوسع پرہیز کرنا ہوگا۔

بیسویں صدی کے آخر اور اکیسویں صدی کے آغاز تک مسلم سکالرز کے تحقیقی کاموں اور مغربی زبانوں میں قرآن کریم، احادیث رسول ﷺ، فقہ اور تاریخ اسلام کے تراجم کی وجہ سے مغربی دنیا میں قبول اسلام کی شرح کافی زیادہ ہوگئی ہے۔ اگر اخلاص اور محنت سے مغرب میں اشاعت اسلام کا کام مزید منظم انداز میں کیا جائے تو یقینا، مغرب میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔